بن معن یعنی ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعود رضی اللہ تعالی عنہ فی معرفتہ باللغۃ والعربیۃ و داؤدؒ بن نصیر الطائی و فضیلؒ بن عیاض فی زھدھما و ورعھما ۔ من کان اصحابہ ھؤلاء وجلساءہ لم یکن لیخطئی لانہ ان اخطاء ردّوہ الی الحق (جامع المسانید ج ۱ ص ۳۳)

امام ابو حنیفہؒ کے کام میں غلطی کیسے ہو سکتی ہے ۔ جب واقعہ یہ تھا کہ ان کے ساتھ ابو یوسفؒ ، زُفرؒ ، محمدؒ جیسے لوگ قیاس و اجتہاد میں ماہر موجود تھے اور حدیث کے باب میں یحی بن زائدہ ، حفصؒ بن غیاث اور علی کے دو بیٹے حبان و مندل جیسے حدیث کے حافظ اور ماہر شریک مجلس تھے ۔ اور لغت و عربیّت کے ماہر قاسمؒ بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے حضرات اس شوری میں شامل تھے اور داؤدؒ بن نصیر طائی اور فضیلؒ بن عیاض جیسے لوگ زھد و تقوی رکھنے والے حضرات وھاں موجود تھے جس شخص کے رفقائے کار اس قسم کے لوگ ھوں وہ ھرگز غلطی نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ اگر وہ کسی معاملہ میں غلطی کرنے لگ جاتے تو اس صورت میں یہ لوگ یقیناً اس کو حق کی طرف واپس لے آتے ۔

موفق نے عبد اللہ بن نمیر کے حوالے سے اس مجلس شوری کا نقشہ یوں کھینچا ہے ۔

امام ابو حنیفہؒ جب مجلس میں آکر تشریف فرما ھو جاتے ۔ تو اُن کے ارد گرد ان کے رفقاء تلامذہ بیٹھ جاتے ۔ جن میں قاسمؒ بن معن ، عافیہؒ بن یزید ۔ داؤدؒ طائی ، زفرؒ بن ھذیل اور اسی قسم کے اور لوگ ھوتے اس کے بعد کسی مسئلے کا ذکر چھیڑا جاتا ۔ پہلے امامؒ کے تلامذہ اپنے اپنے معلومات کے لحاظ سے اس مسئلے پر بحث کرتے اور خوب کھل کر گفتگو کرتے یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ھو جاتی تھیں ۔ جب باتیں بہت بڑھ جاتیں ۔ اور سارے پہلو سامنے

آجاتے ۔ تب آخر میں امام صاحبؒ اپنی تقریر شروع کرتے ۔ امام صاحبؒ کی تقریر جس وقت شروع ہو جاتی تو سارے خاموش ہو جاتے اور جب تک امام صاحبؒ تقریر فرماتے کوئی کچھ نہیں بولتا تھا ۔ (ج ۲ ص ۱۵۰)

ابو سلیمان جوزجانیؒ سے بھی یوں منقول ہے ۔ کہ جب مجلس میں امام ابو حنیفہؒ تقریر شروع کرتے تو سب کے سب چپ ہو جاتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی مجلس میں موجود ہی نہیں ۔ حالانکہ اس وقت مجلس میں جید علماء حاضر ہوتے ۔ اور خود امام محمدؒ نے اس مجلس کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ ,,امام ابو حنیفہؒ کی عادت تھی ۔ کہ وہ اپنے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ کرتے تلامذہ کبھی تو امام صاحبؒ کی بات مان لیتے اور کبھی امام صاحبؒ کی دلیلوں اور رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے اور دلیلیں پیش کرتے (موفق ج ۱ ص ۹۰)

اس مجلس کی خصوصیت تھی کہ ہر رکن کو پوری آزادی کے ساتھ اپنی رائے اور اس کی دلیل پیش کرنے کا حق تھا ۔ اس بارے میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے. جوزجانیؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امام صاحبؒ کی مجلس میں حاضر تھا کہ ایک نوجوان نے امام صاحبؒ سے ایک سوال کیا. امام صاحبؒ نے اس کا جواب دیا ۔ جواب سننے کے ساتھ ہی اس نوجوان نے بے دھڑک حضرت امام صاحبؒ کو مخاطب کرکے کہا ۔ اخطأت (آپ نے غلطی کی)جوزجانیؒ کہتا ہے کہ اس طرز گفتگو کو دیکھ کر میں حیران ہوا اور حلقہ والوں کو مخاطب کرکے کہا ۔ کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم لوگ اپنے استاد کا احترام نہیں کرتے ۔ اس کے جواب میں فوراً ہی خود امام صاحبؒ نے فرمایا ۔

دعھم فانی قد عودتھم ذلک من نفسی ۔ تم ان لوگوں کو چھوڑ و ۔ میں نے خود ہی ان کو اس طرح بات کرنے کا عادی بنایا ہے ۔ یعنی اس طرح آزادانہ گفتگو کرنے ہی سے اصل مقصد حاصل ہو سکتا ہے اور بات منقح اور واضح ہو سکتی ہے ۔

الغرض امام ابو حنیفہؒ کی اس مجلس شوری میں اسی طرح آزادانہ بحث و تمحیص ، مناظرہ اور دلائل پیش کرنے کے بعد جو فقہی قوانین طے ہوتے

تھے ایک روایت میں تو ان کی تعداد ۵ لاکھ ہے اور دوسری روایت جو خوارزمی کی ہے اس میں ہے وضع ثلاثۃ آلاف و ثمانین الف مسئلہ یعنی ۸۳ ہزار مسئلے اس مجلس میں طے ہوئے تھے۔ ان ۸۳ ہزار دفعات میں صرف ۳۸ ہزار مسائل کا تعلق عبادات یعنی خالص دینیات سے تھا اور باقی ۴۵ ہزار دفعات کا براہ راست تعلق معاملات یعنی دنیوی کاروبار سے متعلق آئین و دستور سے ہے۔ آپ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کے شاگردوں کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ ,,حضرت امام ابو حنیفہؒ کا طریقہ یہ تھا کہ مجلس میں جس وقت بحث و مباحثہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ تو بار بار ان کی زبان پر قرآنی آیت و بشّر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ، جاری ہو جاتی۔ یعنی شرکاء مجلس کو اس طرح یہ سمجھایا جاتا کہ ہم اس وقت احسن القول کی تلاش و جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔ یعنی قرآن و حدیث کی عبارتوں میں سے نکل سکنے والے پہلوؤں میں سے جو پہلو سب سے بہتر اور احسن ہو ہم وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنے اجتہادی مسائل کے بارے میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے ہو احسن ما قدرنا علیه یعنی جہاں تک پہنچنا ہمارے بس میں تھا۔ اس میں سب سے بہتر پہلو مسئلے کا یہی ہے۔ الغرض فقہ حنفی کی تدوین کی بہت سی خصوصیات ہیں۔ اور سب سے بڑی اور اہم خصوصیت اس کا یہ شورائی اور اجتماعی انداز استنباط و استخراج ہے۔ نیز مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر فقہ حنفی کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ ارشادات بھی نقل کروں۔ جس سے فقہ حنفی کی عظمت و اہمیت کا کچھ اندازہ ہو سکے گا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں۔

فنی رسول اللہ ﷺ ان فی المذھب الحنفی طریقۃً انیقۃً ھی اوفق الطریق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت و نقحت فی زمان البخاریؒ و اصحابه و ذلک ان یوخذ من اقوال الثلاثۃ قول اقربھم بھا فی المسئلۃ ثم بعد ذلک یتبع اختیارات الفقہاء الحنفیین الذین کانوا من علماء الحدیث ص ۴۸۔